Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور (پاکستان)

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱/

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۴ شہادت ۱۳۲۹ھش	۴ اپریل ۱۹۵۰ء	نمبر ۷۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ اپریل۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

— لاہور ۳ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج نبض کی حالت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ کمزوری زیادہ ہے اور پسینے آتے ہیں۔ احباب نواب صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

— لاہور ۳ مارچ۔ آج ڈاکٹر احسان علی صاحب کی ہر دو دختران عزیزہ امۃ الباری و عزیزہ امۃ الہادی کی تقریب رخصتانہ ادا کی گئی۔ اس تقریب میں حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب شیخ بشیر احمد صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

مجاہد احمدیت مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کا لاہور میں ورود

ریلوے سٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم

لاہور ۳ اپریل۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل قریباً پانچ سال تک بلاد یورپ اور مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ بجا لانے کے بعد آج شام پاکستان میل کے ذریعہ لاہور وارد ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احمدیت کے اس باہمت مجاہد کا استقبال کرنے کے لئے دیگر احباب کے علاوہ جناب مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر امور خارجہ۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ جناب چودھری عبد الباری صاحب ناظر بیت المال۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب بھی اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے پانچ سال کے عرصہ میں انگلستان۔ اٹلی۔ فرانس۔ مراکش اور سیرالیون وغیرہ ممالک کے باشندوں تک پیغام حق پہونچایا۔ اٹلی میں قیام کے دوران تیس افراد آپ کی مساعی جمیلہ سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسی طرح سیرالیون میں بھی آپ نے میدان تبلیغ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے (سٹاف رپورٹر)

عوام کے معیار زندگی میں انقلابی تبدیلیوں کیلئے سائنسی ذرائع سے تعمیری کام انجام دیئے جائیں

گورنر جنرل

کراچی ۳ اپریل۔ آج سہ پہر کو کراچی میں دوسری کل پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل نے فرمایا حکومت کی پاکستان کی ترقی کی ان سکیموں کو عملی جامہ پہنانے میں پورا پورا حصہ لیجئے۔ جن پر حکومت تین ارب روپے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ترقی پسند بنیادوں پر عوام کے معیار زندگی میں انقلابی تبدیلیوں کے لئے سائنس سے دلچسپی پیدا کرانا نہایت ضروری ہے۔ اور اسی کے ذریعہ ملک کی مشکلات کا حل سوچا جا سکتا ہے۔ لیکن لازم ہے کہ سائنس سے تخریبی کی بجائے تعمیری کام لیا جائے۔ اور اس کی قوت اور دیگر ذرائع کو بنی نوع انسان کی بیخ کنی کی بجائے اس کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ہم ایٹمی طاقت کو بربادی کی بجائے آبادی کے لئے استعمال کریں۔ پیشتر ازیں خطبہ استقبالیہ میں مسٹر اے بی۔ اے حلیم نے کہا عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے زرعی تحقیقات کے جدید ترین اصولوں پر کی جائیں۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے ۲۰۰ سے زائد سائنسدانوں کے علاوہ بیرونی سائنسی اداروں کے پانچ نمائندوں نے شرکت کی۔

پونے بارہ لاکھ مہاجرین

ڈھاکہ ۳ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے بحالیاتی کمشنر کے بیان کے مطابق آسام مغربی بنگال اور بھارت کے دوسرے علاقوں سے آنے والے مہاجرین کی تعداد ۱۱ لاکھ ۸۲ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ ایک لاکھ ۱۵ ہزار کو حکومت کی طرف سے ہر چیز مفت مل رہی ہے۔ دوسری طرف حکومت کی طرف سے ہندوؤں کو بسانے کا معاملہ زوروں پر ہے۔ ہندو دستکاروں کو اس وقت ۶۴ ہزار روپے کی مالی امداد اور ۱۳ ہزار روپیہ قرض دیا جا چکا ہے۔

لیاقت نہرو بات چیت

نئی دہلی ۳ اپریل۔ آج ۲/۱-۳ بجے بعد دوپہر وزیر اعظم پاکستان اور پنڈت نہرو کی بات چیت پھر ہوئی۔ اس کے ساتھ پاکستان کے سکرٹری جنرل و سیکرٹری امور خارجہ مسٹر محمد علی اور مسٹر اکرام اللہ کے ساتھ بھارت کے سیکرٹری جنرل و سیکرٹری امور خارجہ مسٹر گرجا شنکر باجپائی اور مسٹر ایس کے دت کے درمیان سکرٹریٹ سطح پر بات چیت جاری رہی۔ دونوں وزرائے اعظم میں آج رات پنڈت نہرو کی طرف سے دیئے جانے والی دعوت پر پھر بات چیت ہوگی۔ آج صبح پنڈت نہرو نے اپنی حکومت کو کل کی بات چیت سے مطلع کیا۔

غیر مسلموں کے غلط دعاوی

کراچی ۳ اپریل۔ آج پاکستانی پارلیمان کو آنریبل خواجہ شہاب الدین نے بتایا کہ غیر مسلم تارکان وطن نے اپنی متروکہ جائدادوں کے متعلق اتنے غلط دعاوی پیش کئے تھے کہ بھارت حکومت کو یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ ان کی اتنی قیمت بھی نہیں جتنی کہ ان کاغذوں کی ہے جن پر لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا دوبارہ صحیح اعداد و شمار دیجئے۔

مختصرات

— نئی دہلی ۲ اپریل۔ بھارت کے وزیر تجارت مسٹر نیوگی نے کہا ہے کہ حکومت ہندوستان اب پاکستان کے ساتھ تجارت کی گفتگو کرنے کے لئے تیار ہے۔

— کراچی ۳ اپریل۔ آج مشرقی بنگال کے ایک رکن مسٹر اسد اللہ خان کی قرارداد کو منظور کرتے ہوئے پاکستانی پارلیمان نے فیصلہ کیا کہ آئندہ کے لئے پاکستان بھر میں عید میلاد النبی کی تقریب سرکاری طور پر منائی جایا کرے۔

— نئی دہلی ۳ اپریل۔ پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبد الرحمٰن ہائی کمشنر سے اہم امور پر گفتگو کے لئے نئی دہلی پہونچ گئے۔ آپ خان لیاقت علی کے قیام تک وہیں رہیں گے۔

— نئی دہلی ۳ اپریل۔ آج مغربی بنگال کے تین ممبران اسمبلی کا ایک وفد مسٹر بدر الدجےٰ کی قیادت میں پنڈت نہرو سے ملا۔ اور آپ سے کلکتہ ہگلی اور ہوڑہ میں فرقہ وار فسادات کو روکنے کے لئے مزید حفاظتی اقدامات کی درخواست کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مَن بنی اللہ مسجداً بنی اللہ لہٗ بیتاً فی الجنّۃ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد تیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا

یورپ اور امریکہ میں اسلام کے دو نئے مستقل مراکز

مسجد ہالینڈ و مسجد امریکہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہالینڈ کی مسجد احمدی عورتوں کے چندے سے اور امریکہ (واشنگٹن) کی مسجد احمدی مردوں کے چندے سے تعمیر کی جائے گی۔

خدا تعالےٰ کا یہ فضل اور احسان ہے۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں جماعت احمدیہ کو اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کی ایسی مستقل بنیادیں قائم کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ان ممالک میں ہدایت اور روشنی کا سرچشمہ رہیں گی۔ اور ان کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو بھی قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ یہ دونوں تحریکات بھی بیرونی ممالک میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی مستقل تبلیغی سکیم کا حصہ ہیں۔ جن میں جماعت کے ہر مرد و عورت کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ دفتر کی طرف سے تمام جماعتوں اور لجنات اماء اللہ کی خدمت میں وعدوں کے فارم بھجوا دئے گئے ہیں۔ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے نمائندگان احباب اپنی اپنی جماعتوں اور لجنات کی مکمل فہرستیں حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ساتھ لیتے آئیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

لجنات اماء اللہ کیلئے اعلان

کتاب "مقامات النساء فی الاحادیث" کا امتحان مورخہ ۳۰ر اپریل سنہ ۵۰ء بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات مقامی سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی لجنہ میں ہر روز تحریک کر کے ممبرات کو امتحان میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ اور امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست دفتر لجنہ اماء اللہ میں ارسال فرما دیں۔

امتحان صرف اردو حصہ کا ہوگا۔ اس لئے ہر اردو لکھنا پڑھنا جاننے والی بہن اس امتحان میں شامل ہو سکتی ہے

جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

ہمیں کیسے مبلغین کی ضرورت ہے

(فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

(۱) مبلغ ایسے ہونے چاہئیں۔ جن میں دین کی روح دوسروں کی نسبت زیادہ قوی اور طاقتور ہو۔ اور وہ دین کے لئے ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار رہیں۔ وہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لٹو کی طرح چکر لگائیں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت سنہ ۳۶ء صفحہ ۲۴)

(۲) مبلغ کا کام مباحثات کرنا نہیں بلکہ دین اور تقویٰ قائم کرنا ہے۔ (" " ")

(۳) ہمیں وہ تیز طرار مبلغ نہیں چاہئیں جو خم ٹھونک کر میدان مباحثہ میں نکل آئیں۔ اور کہیں آؤ ہم سے مقابلہ کر لو۔ ایسے مبلغ آریوں اور عیسائیوں کو ہی مبارک ہوں۔ ہمیں تو وہ (مبلغ) چاہئیں۔ جن کی نظریں نیچی ہوں، جو شرم و حیا کے پتلے ہوں۔ جو اپنے دل میں خوف خدا رکھتے ہوں۔ لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں۔ کہ یہ کیا جواب دے سکیں گے۔ ہمیں ان فلسفیوں کی ضرورت نہیں۔ جو مباحثوں میں جیت جائیں۔ بلکہ ان خادمانِ دین کی ضرورت ہے۔ جو سجدوں میں جیت کر آئیں۔ اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں۔ تو سو دفعہ ہار جائیں۔ ہمیں اسکی کیا ضرورت ہے۔ کہ زبانیں چٹخارہ لیں۔ مگر ہمارے حصہ میں کچھ نہ آئے۔ سر عنبتی کریں۔ اور ہم محروم رہیں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت سنہ ۳۶ء صفحہ ۲۵)

(۴) جو شخص تقویٰ و طہارت پیدا کرتا ہے۔ جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے۔ وہی حقیقی مبلغ ہے۔ (" " ") (۵) مبلغ وہ ہے کہ اسے کچھ ملے یا نہ ملے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کا کام کرے (" " ") (۶) مبلغین کا کام یہ ہے کہ خلافت کی ہر آواز کو خود سنیں۔ اور سمجھیں۔ پھر ہر جگہ اسے پہنچائیں (رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۲۷) (۷) (مبلغین کا کام ہے) دعائیں کرنا نمازوں میں خشوع خضوع سے کام لینا اور عجز و انکسار کا اظہار کرنا۔۔۔۔۔ تقویٰ کا ایسا نمونہ پیش (کرنا) کہ لوگ ان کی شکل دیکھ کر ہی ان کا اثر قبول کر لیں۔ (" " ")

(مرتبہ آصف گجراتی)

نئے دل میں ارمان لیکر اٹھو

جنوں، ضبط، ہیجان لیکر اٹھو
ہیں سونی پڑیں وادیاں گھاٹیاں
اٹھو حق و باطل میں پھر چھڑ گئی
الٹنا ہے باطل کا تختہ اگر
مسیحا نے دی ہے نئی زندگی

اٹھو جوش ایمان لیکر اٹھو
پھر آیاتِ قرآن لیکر اٹھو
ہتھیلی پہ پھر جان لیکر اٹھو
تو سینوں میں طوفان لیکر اٹھو
نئے دل میں ارمان لیکر اٹھو

ائمہ باطل کی تقلید کیا!
صحابہ رضؓ کی تم شان لیکر اٹھو

ثاقب

کتاب "دعوۃ الامیر" کے متعلق ضروری اعلان

کتاب "دعوۃ الامیر" اردو کا تیسرا ایڈیشن چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو براہین نیرہ کے ساتھ دلکش پیرایہ میں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کا ہر احمدی کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس خیال کے پیش نظر کہ خدام الاحمدیہ کے امتحان میں یہ کتاب شامل ہے۔ خدام کے لئے اس کی قیمت میں رعایت کی جاتی ہے۔ ان سے اصل قیمت تین روپیہ کی بجائے اڑھائی روپیہ وصول کی جائے گی۔ مجلد کی ساڑھے تین روپیہ۔ یہ رعایت ۱۵ر اپریل تک جاری رہے گی۔ مجلس مشاورت کے موقع پر دوسرے دوستوں کو بھی چار آنے کی رعایت دی جائے گی۔ اسی طرح خاتم النبیین حصہ سوم مصنفہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکتوب مبارک کی عکسی صورت بھی دی گئی ہے۔ اڑھائی روپیہ کی بجائے سوا دو روپے میں دی جائیگی۔ یہ دونوں کتابیں غیر احمدی دوستوں کو دینے کے لئے بہترین تحفہ ہیں۔ (مینیجر بکڈپو ربوہ)

قابل توجہ بقایا داران ہوسٹل جامعہ احمدیہ

بعض دوستوں کے ذمہ ایک عرصہ سے ہوسٹل جامعہ کا بقایا چلا آ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے انتظام میں سخت دشواری پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں سے جن کے ذمہ بقایا ہے۔ درخواست ہے۔ کہ وہ اس اعلان کے پڑھنے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر رقم ارسال فرما دیں۔ یا کم از کم مطلع فرما دیں۔ کہ کس تاریخ تک ارسال فرما دیں گے۔ امید ہے۔ کہ ہوسٹل کے انتظام کی دقت کے پیش نظر سب دوست تعاون فرماویں گے۔ بصورت دیگر دو ہفتے کے انتظار کے بعد محکمہ قضاء کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ خود ہی جلد از جلد بقایا کی رقم ارسال فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(نگران ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایک ضروری اعلان

احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ مخالفین سلسلہ کی طرف سے جو اشتہارات یا ٹریکٹ مختلف شہروں میں آجکل تقسیم کئے جا رہے ہیں ان کے دو دو نسخے مرکزی لائبریری میں محفوظ کرنے کے لئے ضرور بھجوائیں۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو مجلس مشاورت پر اپنے ہمراہ لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضروری سوالات کے جوابات بھی شائع کر دیئے جائیں گے۔ (خاکسار جلال الدین شمس ناظر تالیف و تصنیف)

خطبہ جمعہ نمبر ۱۴

اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرو کہ تمہارا مٹنا اللہ تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہ کر سکے

اگر تم ایسا تغیر پیدا کر لو تو تمہارے راستہ میں کوئی روک باقی نہ رہے گی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳ر مارچ ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گذشتہ جمعہ کا خطبہ دینے کے بعد مجھے مختلف اسٹیشنوں کے دیکھنے کے لئے باہر جانا پڑا تو گردو غبار کی وجہ سے

میرے گلے کی تکلیف

بہت بڑھ گئی۔ جس کی وجہ سے میں اب اتنا بھی نہیں بول سکتا جتنا گذشتہ جمعہ میں بولا تھا۔

میں آج اختصار کے ساتھ جماعت کو ایک موٹی سی بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لمبی باتیں جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا بعض دفعہ انسان کو اس کے مقصد سے دور کر دیتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے فقرے یا چھوٹی چھوٹی تقریریں اس کو اس کے مقصد کے زیادہ قریب کر دیتی ہیں اور انسان ان کو یاد رکھ سکتا ہے۔

بدر کی جنگ کے موقعہ پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ۳۱۳ آدمی تھے اور ان میں سے بھی پورے باہتھیار اور مسلح آدمی تھوڑے تھے۔ ایک حصہ صحابہ کا ایسا تھا جس کے پاس سامان بھی پورا نہیں تھا۔ اس کے مقابلہ میں دشمن کی فوج ایک ہزار کی تعداد میں تھی اور وہ سب کے سب مسلح اور سوار تھے۔ اس حالت میں یہ قیاس کیا جا سکتا تھا کہ ایک ہزار آدمی تین سو تیرہ آدمیوں کو جبکہ وہ پوری طرح مسلح بھی نہیں ہیں۔ جبکہ وہ سوار بھی نہیں ہیں اور جبکہ ان کی حرکتیں اتنی تیز نہیں ہو سکتیں جتنی ان کے مقابل میں دشمن کی حرکتیں تیز ہو سکتی ہیں تھوڑی سی دیر میں ہی ختم کر دے گا۔ چنانچہ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت دشمن بھی یہی خیال کرتا تھا کہ ہم تھوڑے سے عرصہ میں ان کو مار لیں گے۔ اور صحابہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ ظاہری حالات میں یہ تھوڑی سی دیر میں ہم پر غالب آ جائیں گے چنانچہ

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے

کہ جب لشکر بندی ہو گئی تو صحابہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لشکر کی صفوں سے پیچھے ایک مچان بنایا اور یہ خواہش کی کہ آپؐ اس جگہ پر بیٹھیں اور پھر دو تیز چلنے والی اونٹنیاں جو ہمارے لشکر میں سب سے زیادہ تیز چلنے والی تھیں اس مچان کے ساتھ لا کر باندھ دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان اونٹنیوں کو باندھتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا یہ اونٹنیاں کیوں باندھی گئی ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ ہم تھوڑے ہیں دشمن زیادہ ہے۔ وہ باسامان ہے اور ہم بے سامان ہیں۔ کوئی بعید نہیں کہ تھوڑے سے وقت میں دشمن ہم پر غالب آ جائے اور ہم مارے جائیں۔ یہ اونٹنیاں اس لئے باندھتے ہیں کہ آپؐ اور ابوبکرؓ دونوں ان پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ جائیں۔ وہاں اور مسلمان بھی ہیں جو اس خیال سے اس جگہ پر نہیں آئے تھے کہ شاید لڑائی نہیں ہو گی ورنہ وہ ایمان میں ہم سے کم نہیں ہیں۔ آپؐ کے وہاں سلامت پہنچ جانے کی وجہ سے اسلام قائم رہے گا۔ اور اگر آپؐ کو گزند پہنچا تو پھر اسلام کے قائم رہنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس لئے یہ اونٹنیاں ہم نے یہاں کھڑی کر دی ہیں۔ اور ابوبکرؓ کو بھی ہم یہاں بٹھا چلے ہیں تاکہ اگر ہم مارے جائیں تو آپؐ ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ سکیں

یہ بات

دلالت کرتی ہے

کہ جہاں دشمن یہ سمجھتا تھا کہ ہم نے ان کو مار لیا۔ وہاں صحابہؓ بھی یہ سمجھتے تھے کہ شاید آج ہم مارے گئے۔ بے شک فرق ہے کہ انہوں نے موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح اپنے موقعہ پر گھبرا کر یہ نہیں کہا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ بلکہ انہوں نے یہی کہا کہ اے خدا کے رسول ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے وہ آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم پکڑے گئے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہمیں

خدا نے طاقت دی

ہے اسے ہم استعمال کریں گے اور اس جنگ کو ہم عذاب نہیں سمجھتے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام سمجھتے ہیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس وقت یہی سمجھ رہے تھے کہ ظاہری حالات میں ان تھوڑے سے لوگوں کا بچ رہنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب آپؐ کو مچان پر بٹھا کر صحابہؓ میدان جنگ میں چلے گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر گئے اور آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگنی شروع کر دی اللّٰھم یا رب ان اھلکت ھٰذہ الطائفۃ الصغیرۃ فلن تعبد فی الارض ابدا۔ اے میرے خدا! اے میرے رب! میں اور تو کچھ نہیں کہتا۔ میں تیری توجہ صرف اس طرف پھرانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ چھوٹی سی جماعت (کیونکہ دشمن کے غلبہ کی یہی وجہ تھی کہ وہ بہت زیادہ تھا اور یہ تھوڑے تھے) جسے بظاہر چھوٹا ہونے کی وجہ سے مرجانا اور تباہ ہو جانا چاہیئے آج اس میدان میں ماری گئی تو فلن تعبد فی الارض ابدا اس دنیا میں آئندہ تیری عبادت کرنے والی جماعت اور کوئی باقی نہ رہے گی۔ یہ واقعہ اپنے اندر بہت سے سبق رکھتا ہے لیکن

ایک بہت بڑا سبق

جو اس میں سے ملتا ہے وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کی شہادت دیتے ہیں اور اس وقت دیتے ہیں جبکہ کوئی غیر موجود نہیں جس کو خوش کرنا مقصود ہو۔ اس وقت دیتے ہیں جبکہ اپنی جماعت بھی موجود نہیں جس کے حوصلے بڑھانے مقصود ہوں۔ صرف ابوبکرؓ پاس تھے۔ گویا نہ دشمن موجود ہے جس کا دل توڑنا مقصود ہے نہ دوست موجود ہے جس کا حوصلہ بڑھانا مقصود ہے صرف خدا اور اس کا بندہ دونوں اس جگہ پر ہیں۔ اس وقت وہ یہ شہادت دیتے ہیں کہ اے میرے رب۔ اگر یہ جماعت مر گئی تو دنیا میں تیرا نام لیوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ یا دوسرے لفظوں میں آپؐ نے یہ کہا کہ اے میرے رب تیرا نام صرف

اس جماعت کے ساتھ زندہ ہے

یہ صحابہؓ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک شہادت تھی مگر کتنی عظیم الشان شہادت تھی یہ اس بات کی شہادت تھی کہ اگر یہ لوگ نہ رہیں تو خدا تعالیٰ کا نام بھی دنیا میں نہیں رہے گا۔ گویا اگر ایک لحاظ سے خدا زندہ رکھنے والا تھا مسلمانوں کو خدا زندہ رکھنے والا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو تو دوسرے لفظوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی زندہ رکھنے والے تھے خدا کو۔ جس طرح خدا نہ ہوتا تو یہ دنیا بھی نہ ہوتی اسی طرح صحابہ کو دیکھتے ہوئے یہ بات بھی سچی تھی کہ اگر وہ نہ ہوتے تو اس دنیا میں خدا بھی نہ ہوتا۔ اگر یہ بات سچی تھی اور اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ سچی تھی قطع نظر اس کے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے رسول تھے اور سچے تھے۔ اور وہ کوئی خلاف واقعہ بات نہیں کہہ سکتے تھے ایک کافر کو بھی یہ ماننا پڑے گا۔ ایک منکر اسلام کو بھی یہ ماننا پڑے گا کہ جن حالات میں یہ شہادت

دی گئی تھی ان کو مدنظر رکھتے ہوئے دنیوی لحاظ سے بھی یہ شہادت بہت بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ قطع نظر اس کے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے رسول تھے۔ قطع نظر اس کے کہ آپ

صادق اور امین

تھے قطع نظر اس کے کہ کوئی غلط کلمہ آپ کی زبان سے نہیں نکل سکتا تھا۔ کوئی اور لیڈر بھی اگر ان حالات میں یہ بات کہتا تو ماننا پڑتا کہ اس کا یقین وہی تھا جس کا اس نے اظہار کیا اور اس کے نقطۂ نگاہ سے تسلیم کرنا پڑتا کہ وہ اپنی جماعت کے متعلق یہی عقیدہ رکھتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت سے زندہ ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ جس جماعت سے خدا زندہ ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ جس جماعت سے خدا زندہ ہو اس کا مٹنا کوئی معمولی بات نہیں ہو سکتی جس جماعت سے خدا زندہ ہو۔ کیا کسی انسان کے تصور میں بھی آ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اور اس کا قانونِ قدرت اور یہ سورج اور یہ چاند اور یہ زمین اور یہ آسمان جو خدا تعالیٰ کے غلام ہیں وہ کبھی اس کو مرنے دیں گے۔ جس سے

اُن کا آقا زندہ ہے

پھر کیا خدا ان کو مرنے دے سکتا ہے جن سے وہ خود زندہ ہے۔ یہ ایک ایسی شہادت ہے جس سے صحابہؓ اپنے ذہن میں فیصلہ کر سکتے تھے کہ ہم دنیا میں ایک بہت بڑا کام کر رہے ہیں اور ہماری اس دنیا میں ضرورت ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی ضرورت کس لحاظ سے سمجھتی ہے۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت مر جائے تو تیرا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی باقی نہیں رہے گا۔ جن معنوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ کہا تھا کم سے کم میں ان معنوں میں یہ فقرہ اپنی جماعت کی نسبت نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ابھی مجھے ان کی نمازوں میں کمزوریاں نظر آتی ہیں۔ ابھی نماز کو نماز کی حقیقت کے ساتھ پڑھنے والے بہت کم لوگ ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسروں کی نسبت زیادہ نمازیں پڑھنے والے لوگ ہم میں موجود ہیں۔ لیکن نماز کو نماز کی صورت میں پڑھنا بالکل اور چیز ہے۔ اسی طرح دوسرے

اخلاقِ فاضلہ

ہیں جن میں ابھی بہت بڑی کمی دکھائی دیتی ہے لن تعبد فی الارض میں جو عبادت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کے خالی یہ معنی نہیں ہیں کہ نماز پڑھی جائے۔ بلکہ درحقیقت دین کے تمام احکام عبادت میں شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص سچ اس لئے بولتا ہے کہ اسے دنیا میں عزت حاصل ہو تو وہ

سچ کا فائدہ

اٹھا لے گا مگر اس کا سچ عبادت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی شخص اس لئے سچ بولتا ہے کہ میرے خدا نے کہا ہے کہ سچ بولو تو وہ سچ کا فائدہ بھی اٹھا لے گا اور اس کا سچ عبادت بھی بن جائیگا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان جو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے اس نیت اور ارادہ سے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے تو اس کا اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اس کا یہ فعل عبادت شمار ہوگا۔ اب جو چیز دی گئی ہے وہ روٹی ہے۔ کھانے والی بیوی ہے مگر خدا کہتا ہے کہ یہ میری عبادت ہے کیونکہ یہ میرے نام سے اور میری خاطر دی گئی ہے۔ پس

نماز کا نام

ہی عبادت نہیں بلکہ ہر اس چیز کا نام عبادت ہے جو خدا کے لئے کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اور تو اور اگر اپنے منہ میں بھی کوئی شخص اس لئے لقمہ ڈالتا ہے کہ خدا نے کہا ہے کلوا واشربوا تو اس کا اپنے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی عبادت بن جاتا ہے۔ شاید تم میں سے بعض لوگ کہیں کہ یہ تو بڑی آسان بات ہو گئی اس میں مشکل ہی کیا ہے۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے میں تمہارے پر دے تو چاک کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر ابھی میں تم سے پوچھوں کہ تم میں سے کتنے ہیں جو بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاتے ہیں تو شاید تم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو کھڑے ہوں گے۔ حالانکہ جہاں سچا عشق ہوتا ہے وہاں انسان آپ نئی نئی ایجادیں کیا کرتا ہے مگر ہمارے لئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ایجادیں کی ہوئی ہیں ہم ان کو بھی اختیار نہیں کرتے۔ اگر میں تم سے پوچھوں کہ تم میں سے کتنے لوگ ہیں جو کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ! کہتے ہیں تو تم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو کھڑے ہوں گے۔ جب تم نے میری یہ بات سنی تھی کہ ہمارا کھانا کھانا بھی عبادت ہے تو تم نے اپنے دل میں سمجھا تھا کہ یہ کتنی

چھوٹی سی بات

ہے۔ اب تو ہمارے لئے آسانی ہی آسانی ہو گئی ہے مگر میں نے بتایا ہے یہ چھوٹی بات نہیں۔ تم باقاعدہ بسم اللہ کہہ کر بھی کھانا نہیں کھاتے۔ مگر اس جگہ میری مراد وہ بسم اللہ نہیں جو لوگ بلا سوچے سمجھے کہہ دیتے ہیں اور جس کے مفہوم کو وہ سمجھتے ہی نہیں۔ بلکہ میری مراد یہ ہے کہ کیا تم اس مفہوم کے ساتھ بسم اللہ کہا کرتے ہو کہ میرے سامنے جو کھانا پڑا ہے یہ میرا نہیں بلکہ خدا کا ہے اور اس کی اجازت سے میں اسے کھانے لگا ہوں۔ پھر کیا کھانا کھا کر تم الحمد للہ کہتے ہو جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ یہ کھانا مجھے خدا نے ہی دیا تھا کہ اس نے مجھے یہ چیز کھلائی اگر وہ نہ کھلاتا تو میں کہاں سے حاصل کرتا۔ شاید تم میں سے ایک دو فیصدی یا کچھ زیادہ لوگ ایسے نکلیں گے جو منہ سے تو بسم اللہ کہتے ہیں مگر حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ منہ سے الحمد للہ کہتے ہیں مگر حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ ان حالات میں تم بتاؤ کہ کیا تمہارے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہنا ممکن ہے کہ اے خدا اگر تو نے ان لوگوں کو مرنے دیا تو

تیرا نام لینے والا

اس دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ یہ بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن اگر اس کو تم اپنے نفس پر چسپاں کرو اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرو کہ تمہارا مٹنا اللہ تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہ کر سکے تو تم کہیں سے کہیں ترقی کر کے نکل جاؤ۔ پس صبح اور شام سوچو کہ اگر میں مر جاؤں تو کیا خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ ہاں پہنچے گا تو تم سمجھ لو کہ تم اور تمہارے جیسے کچھ اور افراد (کیونکہ جماعت درحقیقت منظم افراد کے مجموعہ کا ہی نام ہوتا ہے) کی وجہ سے ہی دین اسلام اور احمدیت کو بچایا جائے گا۔ لیکن اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ تمہارے مرنے سے

خدا تعالیٰ کی بادشاہت

کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح گھر میں ایک مکھا داخل ہوتا اور نکل جاتا ہے اور کوئی اس کو پوچھتا بھی نہیں یہی تمہاری حیثیت ہے اور تم اپنے نفسانی اغراض کو پورا کرنے میں ہر وقت منہمک رہتے ہو تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر تمہارا دشمن کبھی تم پر حملہ کرے تو زمین آسمان سے مخاطب ہو کر کبھی نہ کہے گی کہ اللّٰھم ان اھلکت ھٰذہ الطائفۃ الصغیرۃ فلن نعبد فی الارض ابدا۔ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت ماری گئی تو پھر تیرا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی نہیں رہے گا یہ مٹ جائیں گے پیشتر اس کے کہ اس عظمت کو حاصل کریں جس عظمت کو حاصل کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے یہ مٹ جائیں گے پیشتر اس کے کہ اس نظام کو قائم کریں جس نظام کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے یہ مٹ جائیں گے پیشتر اس کے کہ اس

شریعت کو قائم کریں

جس شریعت کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ بے شک یہ مٹ جائیں گے کیونکہ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں۔ اور ان کا مٹانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بے شک ان کا نام لینے والا دنیا میں کوئی باقی نہیں رہے گا۔ ان کی شہرت باقی نہیں رہے گی۔ تاریخ انہیں یاد نہیں رکھے گی اور بے شک اس میں ان کا نقصان ہے مگر انسان ہونے کے لحاظ سے یہ اتنا بڑا نقصان نہیں۔ انسان ہوتا ہی گمنام ہے۔ اگر ان کا نام مٹ گیا تو اے خدا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو انہیں ابھی ملی نہیں۔ یہ وہ چیز کھوئیں گے جو ابھی تیرے پاس ہے ان کے پاس نہیں آئی۔ انہوں نے ابھی اپنا نام پیدا کرنا تھا۔ انہوں نے ابھی تاریخ میں اپنے لئے مقام حاصل کرنا تھا۔ یہ مٹے تو وہ چیز کھوئیں گے جو ابھی انہیں نہیں ملی مگر اے خدا ان کے مٹنے کے ساتھ ہی تیرا نام بھی مٹ جائے گا جو پہلے سے موجود ہے۔ گویا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو نہیں اور تو وہ چیز کھوئے گا جو ہے۔ یہ کتنا

غیرت دلانے والا فقرہ

ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفات کو کتنا جوش دلانے والا فقرہ ہے کہ لن تعبد فی الارض ابدا یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا۔ مگر اس فقرہ نے عرشِ الٰہی کو ہلا دیا۔ اور یقیناً جب آپ نے یہ فقرہ کہا تو اس وقت آسمان کانپ گیا ہوگا۔ کہ اے خدا یہ ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہے۔ بے شک دنیا کی نگاہ میں یہ ایک ذلیل اور حقیر چیز ہے۔ بے شک یہ مٹ جائے گی اور مٹ سکتی ہے۔ دشمن اس پر غالب آ جائیگا اسے مار ڈالے گا۔ مگر یہ مریں گے تو ان کا نقصان تھوڑا ہے۔ یہ مریں گے تو انہیں وہ چیز نہیں ملے گی جس کے لئے یہ دنیا میں کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن اے میرے رب اگر یہ مرے تو اس دنیا میں تو بھی مر جائے گا تو رب العٰلمین ہے مگر اس دنیا میں تو رب العالمین نہیں سمجھا جائے گا۔ تو رحمٰن اور رحیم ہے مگر اس دنیا میں تو رحمٰن اور رحیم نہیں سمجھا جائے گا۔ تو مالک یوم الدین ہے مگر اس دنیا میں تو مالک یوم الدین نہیں سمجھا جائے گا۔ تیرا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک یوم الدین ہونا ان تھوڑے سے لوگوں کے طفیل ہے۔ ان مختصر الفاظ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی غیرت کو اتنا بھڑکا دیا۔ اور اس کی صفات میں اتنا جوش پیدا کر دیا کہ چند منٹ کے اندر اندر

خدا تعالیٰ کے فرشتے

آسمان سے ہے اور اس جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا۔ صحابہؓ بتاتے ہیں کہ جنگ بدر میں ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے ہوئے کچھ سوار ایسے تھے جو ہمارے گرد رہتے تھے اور ہم جہاں بھی جاتے مارے آگے آگے گھوڑے دوڑاتے ہوئے پہنچ جاتے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دشمن کو ہم نہیں مارتے بلکہ وہ مارتے ہیں۔ یہ فرشتے تھے جو جنگ بدر میں نازل ہوئے۔ مگر فرشتے کیوں اترے ہیں؟ اسی جوش دلانے والے فقرہ کی وجہ سے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں استعمال فرمایا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ تعالیٰ کی صفات

کو ایسی جگہ سے پکڑا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کی غیرت یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ ان کو مرنے دے۔

پس جب تک انسان اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہ کرے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ اس کی موت اور ہلاکت پر اپنی ہتک اور اپنی صفات کی ہتک محسوس کرے اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ بڑے بڑے کاموں میں وہ کامیاب ہو جائے گا بالکل غلط ہے۔ یہ نکتہ تم اپنے سامنے رکھو اور ہمیشہ سوچتے رہو کہ اگر ہم مر جائیں تو کیا ہو گا۔ اگر تمہارا مرنا ایسا ہی ہو جیسے ایک گدھے کا مرنا ہوتا ہے یا ایک بکری اور گھوڑے کا مرنا ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ تمہارے وجود سے اسلام کا جیتنا ناممکن ہے پس اپنے اندر

وہ تبدیلی پیدا کرو

کہ تم بھی محسوس کرو۔ دنیا بھی محسوس کرے اور آسمان کے فرشتے بھی محسوس کریں کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حیات ان لوگوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ جئیں گے تو خدا تعالیٰ کا نام بھی زندہ رہے گا۔ اور یہ مریں گے تو خدا تعالیٰ کا نام مر جائے گا اور اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہے گا۔ اگر تم اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کر لو تو یقیناً خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ایسے رنگ میں آئے گی کہ تمہاری مشکلات خس و خاشاک کی طرح اڑ جائیں گی۔ اور تمہارے راستہ میں کوئی روک باقی نہیں رہے گی۔

درخواست دعا۔ خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ صحابہ کرام درویشان قادیان نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرشید ابن بابو غلام رسول سرگودھا

ایک عزیز کے چند ضروری سوالات اور انکے جوابات

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

سوال اول:- جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن سکتا ہے تو آپ کے بعد کسی اور کو ماننا کیوں ضروری ہے؟

الجواب:- بلاشبہ یہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی انسان کو محبوب خدا بنا دیتی ہے لیکن یہ درست نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی برگزیدہ یا مامور الٰہی کو ماننا آنحضرتؐ کی پیروی کے منافی ہے۔ دیکھئے امت محمدیہ چودہ سو برس سے مسیح موعود اور مہدی معہود کی منتظر چلی آئی ہے اور صلحاء اولیاء ان کے زمانہ کے پانے کے لئے چشم براہ رہے ہیں۔ اگر کسی برگزیدہ کو ماننا سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے منافی ہوتا تو کیا ساری امت ایسا انتظار کر سکتی تھی؟ دوسرے یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کسی تابع مامور پر ایمان لانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے منافی کیونکر قرار پائے گا۔ جبکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد تورات پر عمل کرانے کے لئے پے در پے نبی آتے رہے اور بنی اسرائیل پر فرض تھا کہ ان سب پر ایمان لائیں کیا یہودی یہ کہہ کر ان نبیوں پر ایمان لانے سے گریز کر سکتے تھے کہ ہم موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسےٰ علیہ السلام کی پیروی کے ذریعہ ہمیں اپنا محبوب بنانے کا وعدہ فرمایا ہے؟ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی اپنے مخاطبین کو "فاتقوا اللہ و اطیعون" (الشعراء) کہتا رہا ہے۔ ہر نبی کی اتباع اور اطاعت فرض ہوتی ہے اور اسی ذریعہ سے انسان محبوب خدا بنتا ہے۔ لیکن اگر کسی نبی کی امت کے لوگ آنے والے نبی کا انکار کر دیتے تھے تو وہ سب نبیوں کے منکر قرار پاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ شعراء میں قوم نوحؑ۔ قوم ہودؑ۔ قوم صالحؑ۔ قوم لوطؑ اور قوم شعیبؑ کو اپنے زمانہ کے ایک ایک نبی کا انکار کرنے پر سارے نبیوں کا مکذب گردانا ہے۔ اور چھٹے پارہ کے پہلے رکوع میں کچھ نبیوں کے ماننے اور کچھ کا انکار کرنے والوں کو اولٰئک ھم الکافرون حقاً قرار دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ نہ صرف ایک نبی کا ماننا دوسرے نبی کے ماننے کے منافی نہیں۔ بلکہ جملہ نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ سب ایک ہی صداقت کے علمبردار ہوتے ہیں اور ایک ہی ازلی ابدی نور کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ تیسرے یہ بھی سوچنے والی بات ہے کہ آج جب ہم ایک ہندو کو کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لیتے ہیں۔ تو کیا وہ کل کو یہ کہنے میں حق بجانب ہو گا کہ جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول مان لیا ہے تو اب آپ مجھے حضرت موسےٰ ؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر نبیوں پر ایمان لانے کے لئے کیوں کہتے ہیں؟ اسے یہی کہا جائے گا کہ ان سب نبیوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اور ان کی نبوت پر ایمان لانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کے منافی نہیں ہے بلکہ اسی میں شامل ہے اسی طرح یہ سمجھنا کیا مشکل ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی صادق مامور من اللہ پر ایمان لانا حضورؐ پر ایمان لانے یا آپ کی اتباع کرنے میں بھی شامل ہے۔ چوتھی بات یہ بھی ہے۔ کہ اسلام کی جملہ ایمانیات کا مرکزی نقطہ ایمان باللہ ہے۔ باقی سب ایمانیات اسکے تابع اور اس میں داخل ہیں۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ (مشکوٰۃ) کہ توحید پر ایمان لانے والا اور اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والا جنتی ہے اب آپ سوچیں کہ اگر کوئی کہے کہ جب جنتی بننے کے لئے "لا الٰہ الا اللہ" کہنا ہی کافی ہے تو پھر اس کے بعد کسی نبی یا کتاب کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ بتائیے آپ اس کا کیا جواب دیں گے؟ یقیناً یہی کہا جائے گا کہ ایمان باللہ میں سب نبیوں پر ایمان لانا بھی داخل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو حقیقۃ الوحی میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ بہرحال اس پر غور کریں کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی صادق مامور کو ماننا ضروری نہیں کیونکہ ورنہ لازم آئیگا کہ وہ مامور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے تو اسی طرح آپ کو یہ بھی کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کے بعد کسی نبی کو ماننا بھی ضروری نہیں کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر ہیں۔ درحقیقت دونوں جگہ غلط فہمی ہے اصل بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں سب ایمانیات شامل ہیں کوئی شخص صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا قرار نہیں پا سکتا جب تک وہ جملہ ایمانیات کو نہ مانتا ہو اسی طرح کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا یا آپ کی پیروی کرنے والا قرار نہیں پا سکتا۔ جب تک وہ ان تمام باتوں کو نہیں مانتا۔ اور ان پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں آئی ہیں۔ اندریں صورت جب قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مامور یا فرستادہ ایزدی نے آنا ہے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہم اسے کیوں مانیں؟ صاف بات ہے کہ اسے اس لئے مانیں کہ وہ خدا کا مامور ہے اس کے آنے کا قرآن مجید میں وعدہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کی بشارت دی ہے۔ اس کو ماننا قرآن مجید اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنا ہے۔ حل طلب صرف یہ بات ہے۔ کہ آیا کسی آنے والا کا وعدہ ہے؟ اور کیا وہ آ گیا ہے؟ اگر ان دونوں سوالوں کا جواب اثبات میں ہے تو پھر یہ کوئی پوچھنے والی بات نہیں ہے کہ اس کا ماننا کیوں ضروری ہے؟ یقیناً اس کا ماننا اتباع نبوی میں داخل ہے۔ اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم محض لفظوں کا مجموعہ نہیں جسے منہ سے بول دینا کافی ہے وہ تو جامع عمل کا نام ہے جو مومن انسان کے سب اعمال و اقوال اور اخلاق پر حاوی ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ جب امام مہدی آئے تو اس کی خدمت میں برف پر گھٹنوں کے بل جانا پڑے تب بھی پہنچو اور اسے میرا اسلام پہنچاؤ نیز فرمائیں کہ جس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (ابو داؤد) لیکن ایک شخص اس موعود کے ظاہر ہونے پر اتباع نبوی کے دعوی کے باوجود اس کا مخالف ہو جاتا ہے یا کم از کم اس امام کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس شخص نے سچ مچ

دعائے مغفرت

میری پھوپھی محمد بی بی جمعہ و ہفتہ کی درمیانی شب کو بقضائے الٰہی اس جہان فانی سے انتقال فرما گئیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ بفضل خدا صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ (بشیر احمد سینئر انگلش ماسٹر ایم۔ بی ہائی سکول حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

یوم التبلیغ کے سلسلے میں مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

راولپنڈی: احباب جماعت پانچ حلقہ جات میں صبح بجے جمع ہوئے۔ دعا اور ضروری ہدایات کے بعد حاضرین کے وفود بنا دیئے گئے اور متذکرہ بالا ٹریکٹ ان میں حصہ رسدی تقسیم کر دیا گیا۔ دفود نے اپنے اپنے علاقوں میں نہایت اہتمام اور وقار سے لٹریچر تقسیم کیا۔ اور ساتھ ساتھ انفرادی تبلیغ بھی کی۔ تقسیم لٹریچر کے علاوہ غیر احمدی احباب کے مکانوں پر اور دکانوں پر جا کر انفرادی تبلیغ کی گئی۔ سنجیدہ طبقہ نے ہماری باتوں کو غور سے سنا۔ اور تحقیق حق کرنے کا وعدہ فرمایا۔

انجمن احمدیہ روڈ پر بعض غیر احمدی اور غیر مبائع احباب تشریف لائے۔ اور بالمشافہ گفتگو کرتے رہے دو غیر احمدی احباب نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ ان کو مزید تحقیق کرنے کی تلقین کی گئی۔ غیر مبائع حضرات کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اور لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ بعض کاشغر کے ترک مہاجر راولپنڈی میں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس وفد بھیجا گیا اور تبلیغ کی گئی۔ خاکسار نے تمام حلقہ جات کا دورہ کیا۔ اور احمدی احباب کو شام تک تبلیغ میں مصروف دیکھا۔ بعض احباب نے غیر احمدی دوستوں کو اپنے اپنے گھروں میں مدعو کر کے بھی تبلیغ کی۔ حلقہ صدر دگوالمنڈی میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں غیر احمدی احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی)

کوئٹہ: تقریباً ڈیڑھ ہزار ٹریکٹ اور کئی ضخیم کتابیں سنجیدہ مزاج اور علم دوست احباب میں تقسیم کی گئیں۔ متعدد مواقع پر زبانی تبادلہ خیالات ہوا۔ بعض سکول اور کالج کے طلباء خاکسار کے پاس آئے۔ اور احمدیت کی تعلیم و عقائد سے مطلع ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ ان کو زبانی وضاحت سے احمدیت کی تعلیم و دیگر مقاصد سے روشناس کیا۔ اور بتایا کہ ہماری جماعت کا مقصد وحید یا نصب العین اعلائے کلمۃ اللہ و دعوۃ الی الاسلام ہے۔ ان کو مزید مطالعہ اور تحقیق کے لئے سلسلہ کی کتب دی گئیں۔ خدا کے فضل سے اس دفعہ مختلف لوگوں نے احمدیت کو سمجھنے کے لئے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احمدیت کی نعمت سے متمتع فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد حسینی جان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کوئٹہ)

کراچی: جماعت اتوار کی صبح ۹ بجے سے مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ شہر کو مختلف دس حصوں میں تقسیم کر کے ایک ایک امیر وفد کی سرکردگی میں احباب کے دس وفد بنائے۔ ضروری ہدایات اور لٹریچر کے بعد دعا احباب اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور تمام دن اچھی طرح سے تبلیغ کی۔ اعلان کے مطابق احباب پھر دفتر انجمن احمدیہ میں جمع ہوئے۔ اور بعد نماز مغرب اپنی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں پیش کیں۔ رپورٹوں کے ضروری کوائف درج ذیل ہیں۔

(۱) کئی ہزار ٹریکٹ جو مختلف مضامین پر مشتمل تھے تقسیم کئے گئے۔

(۲) کئی جگہ زبانی گفتگو ہوئی۔ اور اکثر لوگوں نے اشتیاق سے ہماری باتیں سنیں۔ اور بعض نے پتہ اور ایڈریس نوٹ کرائے نیز مزید لٹریچر کے لئے درخواست کی۔ اور ... میں آنے کا وعدہ کیا۔

(۳) لائبریریوں، دارالمطالعوں اور کئی دیگر تعلیمی اداروں میں احمدیہ لٹریچر رکھا گیا۔

(۴) اسٹیشن پر مسافروں کو، ریل گاڑیوں میں، موٹر لسبوں، ٹرام کاروں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(۵) بڑی بڑی دوکانوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں، مکانات، راشن شاپس، ڈاکٹروں اور حکیموں کے مطبوں میں لٹریچر دیا گیا۔ (خاکسار عبدالحمید سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی)

سکھر: مختلف گروپوں کی صورت میں صبح ۸ بجے سے تقسیم ٹریکٹ اور زبانی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور دن بھر سکھر، نیا سکھر، بڑا تاج، براج ٹاؤن شپ اور ... کالونی میں فرائض تبلیغ انجام دیئے گئے۔ علاوہ خدام کے اطفال نے بھی کام کیا۔ اطفال میں عزیز ناصر احمد، عزیز رفیع احمد عمر ۹ سال عزیز نصیر محمود کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ان بچوں (یعنی) ربوہ کے بنگلوں میں ٹریکٹ پہنچانے کا کام انجام دیا۔

قریشی عبدالرحمن صاحب قائد خدام اور راجہ ... ین صاحب B.A سائیکلوں پر دیگر احباب کی نگرانی اور تبلیغ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ (خاکسار قریشی عبدالرحمن منشی فاضل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکھر سندھ)

درخواستہائے دعا: میری خدیجہ بشریٰ آب و ہوا کے موافق نہ آنے سے اور میری بھتیجی حمیدہ بشریٰ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ آمین (محمد رفیع ... حیدرآباد سندھ)

خاکسار کے لڑکے عزیز محمد طفیل جماعت دوم محمود اور شاہد جماعت اول دینیات مدرسہ احمدیہ احمد نگر کا سالانہ امتحان اپریل کو ہوگا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ میاں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد ابراہیم احمدی کنسٹیبل پولیس منٹگمری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ہے۔ اور اسے اس امام موعود کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے؟

میں اس جواب کو مختصر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں سے آپ کے امتی اور مطیع نبیوں کے آنے کا وعدہ موجود ہے ایک آیت یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(آل عمران رکوع ۱۸)

ترجمہ: "اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو اسی مخلوط حالت پر نہیں چھوڑے گا جس پر تم ہو یہاں تک کہ وہ خبیث اور طیب میں مزید امتیاز کر دے گا۔ ہاں وہ تم کو براہ راست غیب پر اطلاع نہیں دے گا۔ بلکہ جس کو چاہے گا اپنا رسول منتخب کرے گا۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے۔ تو یقیناً تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا۔"

اگر اسی ایک آیت پر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ رسول آئیں گے۔ اور ان پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض ہے۔ اس آیت میں زمانہ ماضی کا کوئی واقعہ ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کا خطاب مسلمانوں سے ہے۔ اور "يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" کہہ کر آئندہ رسولوں کے برپا کئے جانے کا وعدہ فرمایا۔ اور آیت کے حصہ "فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ" میں ان رسولوں پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جب قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی یعنی حسب منطوق آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (النساء) آنحضرت کے مطیع نبی کے آنے کی بشارت دیتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانا فرض قرار دیتا ہے تو اب یہ سوال ہی کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت کے بعد کسی کا ماننا ضروری ہے

سوال دوم: ہر ایک انسان کا منتہائے مقصود تو صرف اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے خدا محبت کرتا ہے۔ تو کافی ہے۔ اور کسی کا ماننا کیوں ضروری ہے؟

الجواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا فائدہ سے تفصیلی اور پھر آپ کے بعد کسی مامور کے ماننے کے متعلق پہلے سوال کے جواب میں عرض کر چکا ہوں اس جگہ اتنی مزید گذارش کرتا ہوں۔ کہ محبت الٰہی کے حصول کے کچھ موجبات ہیں اور کچھ موانع ہیں۔ جس طرح انسانی صحت کے برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

کہ انسان مفید اغذیہ کا استعمال جاری رکھے اور مضر صحت اشیا سے اجتناب کرے۔ ایک طرف دوا کھاتا جائے اور دوسری طرف بدپرہیزی کرتا جائے تو یقیناً وہ تندرست نہیں ہو سکتا۔ مضر اشیاء استعمال کرنے والا انسان کبھی تنومند نہیں رہ سکتا

کہ بد پرہیز بیمار سے نہ بیند روئے را

بلاشبہ اس تشریح کے ساتھ جو اوپر ذکر ہو چکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص منسک بنوی کا دعوی کر کے حضور کے ارشادات اور قرآن مجید کے احکام کے خلاف عمل پیرا ہو۔ تو وہ غلطی خوردہ ہے اسے مقام محبوبیت حاصل نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ

مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (بخاری)

جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اسے لڑائی کا چیلنج دیتا ہوں سو کہاں خدا کا محبوب کہاں اس سے لڑنے والا؟

وصیت نمبر ۱۲۶۷۲ الف: میں مسماۃ عظیماں بیگم زوجہ اللہ دسایا ساکن سمرا کھوہ ڈلہی ڈاک خانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۸/۱۷۷ اس میں سے جو موجود ادا ہوں $\frac{1}{4}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ انجمن مذکورہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا عظیماں بیگم زوجہ اللہ دسایا
گواہ شد نشان انگوٹھا غلام رسول برادر حقیقی موصیہ
گواہ شد: سید ولایت شاہ افسر دسایا

نوٹ: وصیت منظور ہونے سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

درخواست دعا: میرا لڑکا بشیر احمد بعمر ۵ ماہ اور اس کی والدہ بیمار ہیں احباب ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق کاتب روزنامہ الفضل

اقوام متحدہ کے زیر نگرانی مضمون نگاری کا مقابلہ اور وظیفہ

"کیا اتفاق رائے کا اصول (حق استرداد) سیاسی اور عیانی امور کی انجام دہی کے لئے اقوام متحدہ کی راہ میں حائل ہوا ہے؟" یہ ہے مضمون نگاروں کے اس مقابلہ کا عنوان جو اقوام متحدہ نے ۱۰ وظیفے دینے کے لئے شروع کیا ہے۔

مضمون تقریباً ۲۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے جو مقابلہ میں حصہ لینے والوں کی اپنی زبان میں ہو۔ مضمون کی انگریزی میں ٹائپ شدہ نقلیں صوبہ یا ریاست کے تعلیمات عامہ یا چیف انسپکٹر آف اسکولز کے نام ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

مقابلہ میں حصہ لینے کی شرائط: مقابلہ میں حصہ لینے والے پاکستان کے حقیقی باشندے ہوں۔ ان کی عمر ۲۰ اور ۳۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے ہر شخص کو اپنی عمر اور پاکستان میں سکونت کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ انہیں ہسپانوی یا انگریزی زبان سے معقول واقفیت ہونی چاہیئے جس کے ثبوت میں مضمون کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ بھیجا جائے۔ ان زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں روانی سے گفتگو کی مہارت ہونی ضروری ہے تاکہ سیمینار کے قیام سے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے ایک نیشنل کمیٹی قائم کی گئی ہے جو دس مقالے منتخب کر کے لیک سکسیس بھیجے گی جہاں اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل کے زیر صدارت ججوں کی ایک بین الاقوامی کمیٹی مقرر کی جائے گی جو مضامین کا آخری انتخاب کرے گی۔

انعامات: اقوام متحدہ مقابلہ میں حصہ لینے والے ۱۰ کامیاب امیدواروں کو ان کے اپنے شہروں سے (جن کا فیصلہ نیشنل کمیٹی کرے گی) لیک سکسیس جانے اور واپس آنے کا خرچ دیا جائے گا اور یومیہ الاؤنس بھی دے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسا انتظام کیا جائے گا جو اقوام متحدہ کے لئے انتہائی کفایت شعارانہ ہوگا۔ نیویارک کے علاقہ میں تیس دن ٹھہرنے کے لئے ۱۰ ڈالر یومیہ کے حساب سے الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ واپسی کا انتظام مقابلہ جیتنے والے کے گھر سے روانگی سے پہلے کر دیا جائے گا تاکہ اس امر کا یقین ہو جائے کہ اس کا قیام ۳۰ دن سے زیادہ نہ ہوگا۔ لیکن ان مقابلہ جیتنے والوں کو اس اصول سے مستثنیٰ کر دیا جائے گا جو زیادہ عرصہ قیام کرنے کے اخراجات خود برداشت کرنے کی مکمل ذمہ داری لینے کے لئے اہل ہوں۔ وظیفہ سے یکم اگست اور ۱۵ ستمبر کے درمیانی عرصہ یا جنرل اسمبلی کے اجلاس شروع ہونے سے ۳۰ دسمبر تک کے درمیانی عرصہ میں کام لینا چاہیئے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تجار کی مشاورت کے موقع پر میٹنگ کے بارے میں ضروری اعلان

الفضل کی چند گزشتہ اشاعتوں میں وکالت تجارت کی طرف سے تاجر احباب سے مشورہ مانگا گیا تھا کہ وہ اس بارہ میں تاجروں کی میٹنگ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔ چونکہ ... نے اس میٹنگ کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ میٹنگ شوریٰ کے موقعہ پر نہ بلائی جائے۔ بلکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک اجلاس کر لیا جائے۔

جن احباب نے اس میٹنگ کے بارہ میں مفید مشورے دیئے ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان مشوروں کو انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تجار کی شوریٰ میں پیش کیا جائے گا۔

اس ضمن میں ایک ... جماعت احمدیہ کی جماعتی اور انفرادی تجارت سے متعلق احباب کے پاس اگر کچھ اور مفید مشورے ہوں تو ہمیں بھجوا دیں۔ تا ابھی سے شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے انہیں منضبط کر لیا جائے۔

وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ
پوسٹ بکس نمبر ۲۳۶ لاہور

اجلاس جناب صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات سپیشل کلکٹر

مولوی اللہ رکھا پسران دتہ اقوام گوجر سکنہ لونجال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

بنام

گنڈا سنگھ۔ ٹھاکر سنگھ۔ لہنا سنگھ۔ ہرنام سنگھ دوریام سنگھ پسران سردھا سنگھ اقوام کھتری ساکنان ڈنگہ تحصیل کھاریاں حال ہندوستان

دعویٰ داگذاری اراضی مرہونہ واقعہ موضع لونجال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو مورخہ ۲۷/۵/۵۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۲۷/۳/۵۵

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

وزیر اعظم پاکستان دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۳ر اپریل وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خاں آج بھارت کے دارالحکومت دہلی پہنچ گئے گورنر جنرل پاکستان کا خاص طیارہ گیارہ بجکر ۳۵ منٹ پر پالم کے ہوائی اڈے پر پہنچا۔ وزارت خارجہ کے بڑے بڑے افسروں۔ دہلی کے کمشنر۔ لنکا۔ آسٹریلیا برطانیہ اور کنیڈا کے ہائی کمشنروں کے علاوہ وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو اور صدر جمہوریہ کی طرف سے ان کے فوجی سیکرٹری نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو آدھ گھنٹہ پہلے ہی ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے تھے۔ جب وزیر اعظم ہوائی جہاز سے اترے۔ تو سب سے پہلے پنڈت نہرو نے آپ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد آپ کو دہلی میں دوسرے ممالک کے ہائی کمشنروں سے متعارف کرایا۔

ہوائی اڈہ سے نکلنے کے بعد وزیر اعظم ایک خاص کار میں بیٹھ کر گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہو گئے اخباری نمائندگان آپ کے گرد جمع ہو چکے تھے وزیر اعظم ان کو دیکھ کر بہت مسکرائے انہوں نے کئی ایک نمائندگان کو پہچان لیا۔ کیونکہ وہ ان کے چہروں سے واقف تھے۔ آپ نے نمائندگان کو بتایا۔ بھئی سفر بڑا آرام دہ رہا۔ میں کراچی سے کوئی پندرہ منٹ دیر سے چلا تھا۔ لیکن دیکھئے یہاں وقت پر پہنچ گیا ہوں۔ مجھے دو سال بعد دہلی میں آنے کا موقع ملا۔ میں اپنے دوستوں کو مل کر بہت مسرور ہوا۔ آپ کتنی دیر تک یہاں ٹھہریں گے؟ ایک نامہ نگار نے پوچھا۔ اس کا جواب دینا مشکل ہے۔ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ مشرقی بنگال کی جگہ صوبائی حکومت کے چیف سیکرٹری کانفرنس میں شرکت کریں گے

وزیر اعظم کے ہمراہ یہ اصحاب دہلی گئے ہیں۔ مسٹر محمد علی سیکرٹری جنرل حکومت پاکستان۔ مسٹر اکرام اللہ سیکرٹری وزارت امور خارجہ۔ مسٹر غلام احمد ایمبران سپیشل ڈیوٹی۔ نواب صدیق علی خاں پولیٹیکل سیکرٹری برائے وزیر اعظم۔ مسٹر صدیق علیخاں ہندوستانی مرکزی اسمبلی کے ممبر تھے۔ آپ ہوائی اڈے پر اپنے دوستوں سے گرمجوشی سے ملے۔

جب وزیر اعظم گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچے۔ تو ڈاکٹر راجندر پرشاد نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم پنڈت نہرو اور ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر کے بڑے ملنے والے کمرے میں گئے۔ وہاں انہوں نے چائے پی اور اس کے بعد وزیر اعظم اس خاص کمرے میں چلے گئے۔ جو آپ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

کراچی سے روانہ ہونے سے قبل بیگم لیاقت علیخاں مرکزی کابینہ کے ممبروں اور وزیر اعظم سندھ نے آپ کو خدا حافظ کہا۔

— رنگون ۳ر اپریل چھاپہ مار دستوں نے پیگو کے علاقے میں دو قصبوں پر اچانک حملہ کر دیا۔ لیکن سرکاری فوجوں نے انہیں پسپا کر دیا

ڈاکٹر رالف بنچ کشمیر میں ثالث مقرر کئے جائینگے؟

لندن ۳ر اپریل اگرچہ اقوام متحدہ کے سابق ثالث فلسطین اقوام متحدہ کی مجلس قومیت کے موجودہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے اس اطلاع پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ دوسری اہم ثالثی کا کام انجام دینے والے ہیں۔ تاہم یہاں کے مبصرین کا اب تک یہ خیال ہے کہ ان کی صلاحیتوں کو کشمیر میں آزمائش کا ایک نیا موقع ملنے والا ہے۔ کشمیر کی ثالثی کی حیثیت سے ان کا تقرر بھارت اور پاکستان کی آمادگی پر منحصر ہے جس کے متعلق خود ڈاکٹر بنچ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ڈاکٹر بنچ نے جنیوا سے نیویارک جاتے ہوئے لندن سے گزرتے کہا کہ اگرچہ اقوام متحدہ میں روسی بلاک اور مغربی طاقتوں کے اختلاف کی بہت شہرت ہوئی لیکن فلسطین۔ یونان، کشمیر اور انڈونیشیا میں جنگ بند کرا دینے میں اقوام متحدہ کی کامیابی بہت زیادہ اہم ہے۔

فلسطین کے مسئلہ کے مستقل حل کے متعلق وہ پر امید ہیں۔ اور اقوام متحدہ میں چینی نمائندگی کے متعلق اختلاف کے جلد رفع ہو جانے کی ان کو امید تھی۔

مصری وزراء خارجہ کا لنڈن میں اجلاس

لندن ۳ر اپریل۔ مغربی طاقتوں کے وزراء خارجہ آئندہ مہینہ لندن میں اس یقین کے ساتھ جمع ہوں گے۔ کہ معاہدہ اوقیانوس اب مکمل ہو چکا ہے اور دوسرا قدم اب اتحاد اوقیانوس کے اندر سیاسی اقتصادی یگانگت پیدا کرنا ہے۔ اصل اقتصادی مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہر ملک رہائش کے داخلی معیار کو متاثر کئے بغیر دفاع پر کتنا خرچ کر سکتا ہے۔ وزراء اس کی بھی کوشش کریں گے کہ باہمی مشاورت کا کوئی طریقہ اختیار کر لیا جائے تاکہ متصادم اقتصادی حکمت عملی کی وجہ سے اختلاف پیدا ہونے کا امکان باقی نہ رہے۔

اکثر مبصرین کا خیال ہے کہ اس کانفرنس کا یہ نتیجہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی کونسل قائم کر لی جائے جس میں یورپ اور بیرون یورپ کی تمام بڑی سیاسی اور اقتصادی حکمت عملی کے متعلق فیصلے کئے جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ کانفرنس کے متعلق لندن اور واشنگٹن کے درمیان جو ابتدائی مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ان کے ایک پہلو کا تعلق جنوب مشرقی ایشیا کو امداد دینے کے منصوبوں سے ہے۔ (اسٹار)

اس سلسلہ میں امریکی حلقوں میں ان ۱۰ کروڑ ڈالروں کے مکمل استعمال کے متعلق قیاس آرائی ہو رہی ہے جو پہلے نیشنلسٹ چین کے لئے منظور کئے گئے تھے۔ لیکن جس کی تقسیم اب حیدر آباد کے اختیار میں ہے۔ یہ رقم اس علاقہ میں استعمال کی جا سکتی ہے اور ممکن ہے کہ وسیع منصوبوں کی ترتیب تک اسی رقم کو وہاں امداد کے لئے استعمال کیا جائے۔ (اسٹار)

پنجاب کیمیکلز کے لئے گورنر کا حکم

لاہور ۳ر اپریل۔ ایکٹ ادویات مجریہ ۱۹۴۰ء کی دفعہ ۱۸ کے تحت تفویض شدہ اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے گورنر پنجاب کی جانب سے حکم صادر ہوا ہے کہ میسرز پنجاب کیمیکلز جیل روڈ لاہور یا کوئی دوسرا شخص یا اشخاص اس فرم کی جانب سے صوبہ بھر میں کوئی دوا فروخت کے لئے تیار نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی فروخت یا سٹاک یا فروخت کیلئے اس کی نمائش یا تقسیم کرنے کے مجاز ہوں گے۔ اس حکم کا نفاذ فی الفور عمل میں آ چکا ہے۔

مختصرات

لنڈن (ریڈیو سے) سکائی جیپ کے نام سے برآمد کے لئے ایک نیا طیارہ بنایا گیا ہے جس میں چار بالغ اور دو بچے بیٹھ سکتے ہیں اسے کنبے کی حیثیت سے استعمال کیا جا سکتا ہے اس کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ ہے اور یہ پانسو تیس میل تک اڑان کر سکتا ہے۔ کم قیمت کی وجہ سے باہر کے ملکوں میں اس سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ نیوزی لینڈ آسٹریلیا اور جنوبی امریکہ سے فرمائشیں آ چکی ہیں۔

— لنڈن (ریڈیو سے) چانسٹون کا ایک اور طیارہ "آٹو کار" کے نام سے بنا ہے۔ یہ دوسرے کاموں کے علاوہ فلائینگ کلبوں میں تربیت کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے اس کی قیمت ایک اچھی سپورٹس کار جتنی ہے اور اخراجات بھی کم ہیں۔ ایک گیلن میں سولہ میل سے زیادہ چلتا ہے۔ وزن صرف اٹھائیس من ہے اور رفتار ایک سو اٹھارہ میل فی گھنٹہ

— لنڈن (ریڈیو سے) پچھلے تین سال کے اندر برطانیہ سے عمارتی سامان کی برآمد دوگنا سے بھی بڑھ گئی ہے۔ وزارت تعمیرات کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے سال دو کروڑ اناوے لاکھ پونڈ کا سامان بھیجا گیا۔ ۱۹۴۶ء میں ایک کروڑ تیس لاکھ کا سامان برآمد کیا گیا تھا۔ جنگ کے بعد عمارتی سامان کی ضرورت بہت بڑھ گئی تھی۔ اور جنگ سے پہلے زیادہ سامان بھیجنے والے اس پوزیشن میں نہیں تھے کہ برآمد کو برقرار رکھوا جاتا۔

— لنڈن (ریڈیو سے) یورپ کی بحالی کے نام سے جو سرکاری کتابچہ شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ اقتصادی مشکلات کا خطرہ ابھی دور نہیں ہوا لیکن اب مغربی یورپ کے ملکوں کی بحالی شروع ہو گئی ہے۔ سر سٹیفرڈ کرپس نے اس کتابچے کی تعریف کرتے ہوئے کہا اس سے سب کو معلوم ہو سکے گا کہ ہم نے دوسرے ملکوں کے ساتھ مل کر بین الاقوامی تعاون سے جو کام کیا ہے۔ اس میں کامیاب ہونے کا پکا ارادہ کر چکے ہیں۔

— لنڈن (ریڈیو سے) تازہ ترین تجربات کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب ٹیلی ویژن کے پروگرام کی فلم بھی لی جا سکے گی۔ یہ ممکن ہو جائے گا۔ کہ جس طرح بعض ریڈیو پروگرام ریکارڈ کر کے دوبارہ نشر کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض ٹیلی ویژن پروگرام ریکارڈ کر کے دوبارہ نشر کئے جاتے ہیں اسی طرح بعض ٹیلی ویژن پروگرام دوبارہ دکھائے جا سکیں گے۔ اس کے لئے عام فلمی کیمرے استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے لئے ٹیلی فلم کیمرے ایجاد ہوئے ہیں۔

— لنڈن (ریڈیو سے) برطانیہ اور فن لینڈ کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتے کی وجہ سے اس سال دونوں ملکوں کی تجارت پچھلے سال کے مقابلے پر زیادہ ہو گی۔ فن لینڈ سے عمارتی لکڑی پیپر پلپ اور بعض دوسری چیزیں آئیں گی۔ برطانیہ سے کوئلہ تیل۔ فولاد۔ اون اور دوسری ضروری اشیاء ارسال کی جائیں گی۔

عیسائیوں کے لئے کھانڈ کا مزید راشن

لاہور ۳ر اپریل حکومت پنجاب نے عیسائیوں کو ایسٹر کے موقع پر کھانڈ کا مزید راشن ایک چھٹانک فی کس کے حساب دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جسے یہ حضرات ۱۰ر اپریل ۱۹۵۰ء تک کسی بھی وقت حاصل کر سکیں گے۔